"الشفاء بتعریف حقوقِ مصطفیٰ ﷺ" کا تعارفی و تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the "Al-Shifā Ba Ta'rīf-e-Ḥuqūq-e-Muṣṭafā"

*Muhammad Nawaz

**Muhammad Fazal Haq Turābī

The most prominent and living name among the African biographers is Qazi Ayaz Mālkī. His book "Al-Shifā Ba Ta'rīf-e-Ḥuqūq-e-Muṣṭafā" has an important place in the books of *Sīrah* and also has the status of the most popular book among all kinds of people. This book is also called Kitab-e-Shifā (meaning the one who revives hearts and heals from heart diseases). The reason for writing this book was that the people were becoming oblivious to the obligatory status and virtues of the Holy Prophet ﷺ and were becoming completely incapable of paying their dues. In these circumstances, the demand for preparation and compilation of a collection of rights and manāqibs related to it became intense and he compiled this magnificent book. On the one hand, it teaches love and respect for the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and on the other hand, it mentions his rights and rewards for fulfilling them. The writing style of the book is simple and smooth as well as eloquent. The book is not so long that it would be too long for the reader to comprehend, nor is it so short that it would not be possible to get access to the concepts and demands due to its brevity. The people have made this book their favorite and have been studying it and the biographers have adopted Al-Shifā as an authoritative and reliable source. Because of its importance and usefulness, an introductory and analytical study of this book will be presented in this article.

Key Words: Sīrah of the Holy Prophet ﷺ, Biographers, Al-Shifā Ba Ta'rīf-e-Ḥuqūq-e-Muṣṭafā, Qazi Ayaz Mālkī, Respect & Love for the Holy Prophet ﷺ.

تمہید:

افریقی سیرت نگاروں میں سب سے نمایاں اور زندہ جاوید نام حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا ہے۔ آپ کی کتاب الشفاء بتعریف حقوقِ مصطفیٰ ﷺ کُتبِ سیرت میں اہم مقام رکھنے کے ساتھ ساتھ عوام وخواص میں مقبول ترین کتاب کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ اس کتاب کو کتاب شفا (یعنی دلوں کو زندہ کرنے والی اور دلوں کی بیماریوں سے شفا دینے والی) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا باعث یہ بنا کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے واجب التعظیم مرتبت اور فضائل ومناقب کے متعلق غافل اور حقوق کی ادائیگی میں بالکل قاصر

* Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, Allama Iqbal Open University.

** Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

ہوتے جا رہے تھے۔ان حالات میں آپ سے اس کے متعلق مجموعہ حقوق و مناقب کی تیاری اور تالیف کا مطالبہ شدت پکڑ گیا اور آپ نے یہ رفیع الشان کتاب تالیف فرمائی۔ جس میں ایک طرف تو محبت و تعظیم رسول ﷺ کا درس ملتا ہے تو دوسری طرف آپ ﷺ کے حقوق اور اُن کی ادائیگی پر انعامات کا ذکر ملتا ہے۔کتاب کا اسلوب تحریر سادہ اور سلیس ہونے کے ساتھ فصیح و بلیغ بھی ہے۔کتاب نہ تو اتنی طویل ہے کہ قاری کے لیئے طوالت کبید گی خاطر کا باعث بنے اور نہ ہی اتنی مختصر ہے کہ اختصار کی وجہ سے مفاہیم و مطالب تک رسائی نہ ممکن نظر آئے۔ عوام نے اس کتاب کو حرز جان بنایا اور زیر مطالعہ رکھا ہے اور سیرت نگاروں نے "الشفاء" کو ایک مستند اور قابل اعتماد ماخذ کے طور پر اپنایا ہے۔اسی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اس کتاب کا تعارفی اور تجزیاتی مطالعہ اس آرٹیکل میں پیش کیا جائے گا۔

تعاف ِ مصنف "الشفاء":

آپکی کنیت ابوالفضل ہے اور شجرہ نسب یوں ہے۔عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض۔ آپ کا سلسلہ نسب یحصب بن مالک کی طرف منسوب ہے جو حمیر کا قبیلہ ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کے بزرگ اندلس میں رہنے والے تھے۔ آپ کے داد نقل مکانی سے فارس آ گئے۔ در اصل یمن کے باشندے ہیں۔ مغرب کے شہروں میں سے مشہور شہر مکبۃ میں پیدا ہوئے اور نشو و نما پائی۔ بایں وجہ یحصبی مشہور ہیں۔ آپکی تاریخ پیدائش سنہ 496ھ۔ یا476ھ[1] بمطابق 1083ء ہے[2]۔

اپنے شہر کے علماء اور مشائخ سے فیضیاب ہوئے۔ پھر اندلس میں ابن رشد، ابن حمدین، ابن عتاب اور ابن الحاج سے علم و حکمت کے جواہر سے مالامال ہوئے[3]۔ بیس سال کی عمر میں حافظ الحدیث ابو علی غسانی صدفی سے روایتِ حدیث کی اجازت لی۔ قرطبہ میں ایک بڑی جماعت سے علم حاصل کرتے ہوئے بڑا ذخیرہ حدیث جمع کیا[4]۔ آپ علیہ الرحمۃ علومِ حدیث، نحو، فقہ، کلام عرب اور معرفتِ ایام و انساب میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپکے اشعار آب دار تھے۔[5]

وحيا زمانا بينهم قد الفته　　طليق المحياء مستلان الجوانب

اور اللہ تعالیٰ ایسے زمانے کو جس کو میں نے الفت سے بسر کیا باقی رکھے جو کشادہ پیشانی اور ہر طرح سے موافق تھا۔

اخواننا بالله فيها تذكروا　　معاهدا جار او مؤدان صاحب

اے میرے بھائیو: خدا کے لئے اس میں یاد کرو کسی ہمسایہ کے عہدوں کو اور کسی صاحب کی محبتوں کو۔

غدوت بهم من برهم واحتفائهم　　كانى فى اهل وبين اقادب

ان کی نیکیوں اوصد ردیوں کے باعث مجھ کو یہ محسوس ہونے لگا گویا میں اپنے کنبہ اور رشتہ داروں میں رہتا ہوں۔[6]

---

[1] Shāh ʻAbd al-ʻAzīz, Bustān al-Muḥaddithīn, Taraslater: ʻAbd al-Samīʻ (Karachi: H.M Saʻīd Company S.N), 346.

[2] Sayyid Ghulām Muʻīn al-Dīn Naʻīmī, Naʻīm al-ʻAtā Fī Aḥādīth al-Mujtabā (Lahore: Maktabah Aʻlā ḥadhrat, 1424 A.H),10.

[3] Shāh ʻAbd al-ʻAzīz, Bustān al-Muḥaddithīn, 346.

[4] Sayyid Ghulām Muʻīn al-Dīn Naʻīmī, Naʻīm al-ʻAtā Fī Aḥādīth al-Mujtabā, 10.

[5] Shāh ʻAbd al-ʻAzīz, Bustān al-Muḥaddithīn, 346.

[6] Shāh ʻAbd al-ʻAzīz, Bustān al-Muḥaddithīn, 347.

عہدہ قضا:

آپ کافی عرصہ سبتہ میں پھر غرناطہ میں قضا کا کام کیا۔ جلد پھر قرطبہ میں 531ھ۔ بمطابق 1132ء میں قضا کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

تحسین وثنا:

آپ کے بارے میں مقتدر شخصیات نے خراج و تحسین جس انداز میں پیش کیا ہے وہ آپکی شخصیت اور علم وفضل کے تفوق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ چنانچہ چند اقوال درج ذیل ہیں: حضرت محمد بن حماد سبتی فرماتے ہیں: "

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں ان سبتہ میں ان سے زیادہ کوئی کثیر التصانیف نہ تھا۔ آپ نے اپنے شہر میں وہ بلندی اور برتری حاصل کی کہ جہاں تک ان کے شہر والوں میں سے کوئی بھی نہ پہنچا مگر علم وفضیلت میں تواضع اور خوف الٰہی عزوجل زیادہ نمایاں تھا"۔[7]

حضرت ملاحی فرماتے ہیں کہ: "كان القاضی رحمه الله بحر علم " آپ علم کے سمندر تھے۔[8]

ابن خاتمہ فرماتے ہیں کہ:" آپ علیہ الرحمۃ سنتِ نبویہ کے معظم، عالم باعمل، صاحبِ خشوع وخضوع فرمانبردار، آوازِ حق کو بلند کرنے والے اور اللہ عزوجل کے بارے میں کسی ملامت سے خوف نہ رکھنے والے اور حدیث کے حافظ وضابط تھے"۔

وصلِ پُرملال:

بحر علوم وفنون، صاحب تقویٰ وورع، جامع شریعت وطریقت آسمانِ علم وفضل کا آفتاب وماہتاب، 9جمادی الثانی 544ھ بمطابق 1145ء شب جمعہ کو غروب ہوگیا۔ آپ کا عرصہ حیات 63سال تھا۔ مراکش میں آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق ہے۔

تالیفاتِ انیقہ:

آپ علیہ الرحمۃ کی مندرجہ ذیل تالیفات یادگارِ زمانہ ہیں جن میں سے بعض کتب کو ابدی شہرت اور قبولیتِ عامہ حاصل ہے۔ نابغہ ءزماں شخصیات نے سر آنکھوں پر جگہ دی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد تقریباً22 کے قریب ہے اور وہ تمام کی تمام علوم کا بیش بہا خزانہ ہیں اور تمام علماء ان کو قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔[9]

1۔اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم

جسکی مدح میں مالک بن مرجل نے کہاہے: "من قرء الاكمال كان كاملا فی علمه و زين المحافلا"۔ جس نے اکمال کو پڑھا وہ علم میں کامل ہوگیا اور محفلوں کی زینت بنا۔

2۔ المستنبط فی شرح کلمات مشکله والفاظ مغلقه مما اشتملت علیه الکتب المدونة والمختلط۔

یہ کتاب "تنبیہات" کے نام سے مشہور ہے اور اب یہی نام اس پر غالب ہوگیا۔ اس فن میں اس سے بہتر کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ اسکی شان میں ابوعبد الہ نورزری نے جو کتاب سقراطبہ کے شارح ہیں۔ کہاہے:

ے كانی قدمانی كتاب عياض اتنزه طرفی فی مريع رياض

---

[7] Sayyid Ghulām Muʿīn al-Dīn Naʿīmī, Naʿīm al-ʿAtā Fī Aḥādīth al-Mujtabā, 11.

[8] Nūr al-Dīn bin Sultān Muḥammad Harvī Mullā ʿAlī Qārī, Sharaḥ Al-Shifāʾ (Beirūt: Dār al-kutub al-ʿilmiyyah, 2007 A.D), 1:6.

[9] Sayyid Ghulām Muʿīn al-Dīn Naʿīmī, Naʿīm al-ʿAtā Fī Aḥādīth al-Mujtabā, 12.

گویا جب سے میرے پاس کتاب عیاض آئی ہے میں اپنی نگاہ کو تروتازہ باغات میں سیر کراتا ہوں۔

3۔ترتیب المدارک وتقریب المسالک لمعرفة اعلام مذہب مالک

4۔کتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام

(کشف الظنون میں اس کا نام "الاعلام فی حدود الاحکام" درج ہے)

5۔کتاب الالماع فی ضبط الروایة وتقیید السماع ،

6۔ بغیة الرائد لما تضمنه حدیث ام زرع من الفوائد

7۔کتاب الغنیة

جس میں انہوں نے اپنے مشائخ کا ذکر کیا ہے۔

8۔معجم شیوخ ابی علی الصدفی (المتوفی 514ھ)

9۔نظم البرہان علی صحة جزم الاذان

10۔مقاصد الحسان فیما یلزم الانسان

یہ ناتمام ہے۔

11۔جامع التاریخ

جو بہت محیط اور جامع واقع ہوئی ہے۔

12۔غنیة الکاتب وبغیة الطالب ،

13۔مشارق الانوار علی صحاح الآثار

اس کتاب کا پورا نام۔"مشارق الانوار فی اقتفاء صحیح الآثار" ہے۔اس کتاب میں موصوف نے مؤطا امام مالک، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی مغلق اور مشکل الفاظ کی تشریح کی ہے ،ان کے معنی بتائے ہیں ،راویوں کے نام کو ضبط کیا ہے۔ان کے اوہام اور تصحیفات کی نشاندہی کی ہے[10]۔کہتے ہیں کہ یہ کتاب اس درجہ کی ہے کہ اگر اسے آب زر سے لکھا جائے اور جواہر کے برابر اس کا زون کیا جائے تو بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔[11] امام علامہ محی الدین بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ "شرح مسلم" میں جگہ جگہ ان کا حوالہ دیتے ہیں۔امام بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ "عمدۃ القاری" میں اور حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ "فتح الباری" میں جابجا ان سے فوائد و نکاتِ احادیث میں خوشہ چینی کرتے نظر آتے ہیں۔شارحین حدیث میں جہاں قال القاضی کہتے ہیں وہاں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ہی مراد ہوتے ہیں۔[12]

آپکی تصانیف میں زیادہ مقبولیت "شفاء" کے حصہ میں آئی جو آپکے نام کی بقاء ضامن ہے۔

14۔الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مقبولیت یوں ہے کہ حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے بھتیجے نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے بھتیجے کی وحشت اور توہم کو تاڑ کر کہا : "اے میرے بھتیجے !

---

[10] Mawlānā ʻAbd al-ḥakīm Chishtī, Fawā'id Jāmiʻah bar ʻUjālah Nāfiʻah, (Karachi: Mīr Muḥammad Kutub Khānah, S.N), 66,67.

[11] Shāh ʻAbd al-ʻAzīz, Bustān al-Muḥaddithīn, 344,345,346.

[12] Sayyid Ghulām Muʻīn al-Dīn Naʻīmī, Naʻīm al-ʻAtā Fī Aḥādīth al-Mujtabā, 12.

میری کتاب شفاء کو مضبوط پکڑے رہو اور اسے اپنے لیئے حجت بناؤ"۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت ملا ہے۔

"اے برادر زادہء من کتاب شفاء را محکم گیر و بآں تمسک کن گویا اشارہ کرد
بآن که این مرتبه از کرامت این کتاب حاصل شده"[13]۔

غرض اس باب میں جس قدر کتابیں تصنیف ہوئیں ہیں ان سب میں یہ کتاب عجیب اور بہت مقبول واقع ہوئی ہے۔

شان شفاء باشعار بزرگان باصفا:

بزرگانِ دین نے کتاب "الشفاء" کی مدح میں اشعار قلمبند کیئے ہیں۔ بارگاہ رسالت پناہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں شرف یابی کے بعد یہ کتاب بزرگوں میں خصوصی مقام کی حامل ہوگئی۔

لسان الدین الخطیب فرماتے ہیں کہ " شفاء عیاض للصدور شفاء " قاضی عیاض کی شفاء(دراصل) قلوب کے لئے شفاء ہے۔ ولیس للفضل قد حواه خفاء "اور جس فضیلت کو اس نے جمع کیا ہے وہ کوئی پوشیدہ شے نہیں۔

ابوالحسن زیدی فرماتے ہیں کہ" كتاب الشفاء شفاء القلوب قد ائتلفت شمس برهانه[14] کتاب الشفاء دلوں کی شفاء ہے۔اور بیشک اس کی دلیل کا آفتاب چمک اٹھا ہے۔

عوضت جنات عدن یا عیاض ،عن الشفاء الذی الفته عوض
جمعت فیه احادیثا مصححه،فهو الشفاء لمن فی قلبه مرض

اے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ آپکی شفا کی تالیف کے عوض جنت عدن دی جائیں۔ آپ نے اس میں صحیح حدیثیں جمع کی ہیں۔ اس لیئے یہ کتاب ہر اس شخص کے لئے شفاء ہے جس کے دل میں مرض ہے۔[15]

خیر و برکت اور فضیلت:

حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "شفا شریف" کا اسم اس کے مسمیٰ کے موافق ہے۔ کیونکہ سلف صالحین رحمھم اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا پڑھنا بیماریوں کے لئے شفاء اور مشکلات کے حل کے لئے بہترین اور مجرب عمل ہے۔ اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی برکت سے اس کتاب کے پڑھنے سے ڈوبنے، جلنے اور طاعون کی بیماریوں سے نجات رہتی ہے۔ غالبا اسی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو وہاں جادو اثر نہ کرے گا۔[16]

[13] Shāh ʻAbd al-ʻAzīz, Bustān al-Muḥaddithīn, 344.

[14] Shāh ʻAbd al-ʻAzīz, Bustān al-Muḥaddithīn, 344,345.

[15] Ḥājī Khalīfah Kātib Chilpī, Kashf al-Ẓunūn ʻAn Asāmī al-kutub wa al-Funūn (London: printed for the oriental,translation fund of great britain and ireland), 2:1055.

[16] Sayyid Ghulām Muʻīn al-Dīn Naʻīmī, Naʻīm al-ʻAtā Fī Aḥādīth al-Mujtabā, 13.

عربی نسخہ۔ تعارف:

پیش نظر عربی نسخہ ایک جلد میں دو اجزاء پر مشتمل "شیخ احمد سعد علی" کی تصحیح کے ساتھ۔1369ھ۔1950م۔ میں قاھرہ سے شرکۃ مکتبہ و مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر[17] کے چھاپہ کو عبد التواب اکیڈمی۔ بیرون بوھڑ گیٹ ملتان نے شائع کیا۔ پوری کتاب حرکات وسکنات کے ساتھ مزین ہے۔ کاغذ معیاری اور جلد مضبوط ہے۔ سن اشاعت ندارد۔ دونوں اجزاء کی تفصیلی فہرست سمیت کتاب 274 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور یہ نسخہ مصنف کے حالات ندارد۔

کتاب کا آغاز یوں ہوتا ہے:

اللّٰھم صل علی محمد ۔۔۔الحمد للہ المنفرد با سمہ الالسمیٰ ۔ ۔۔[18] اور اختتام والحمد للہ رب العٰلمین[19] پر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ کتاب مصر، ترکی، اور ہندوستان اور بیروت سے متعدد بار چھپ چکی ہے۔ اس کتاب کی شروحات بھی بے شمار ہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون کے پانچ صفحات پر مشتمل تفصیل فراہم کی ہے۔ بقول ابن فرحون یہ کتاب اپنی انفرادیت کے سبب مشرق ومغرب میں مقبول عام ٹھہری۔

شروحات:

الشفاء شریف کی تقریباً 26 شروحات وتلخیصات[20] کا ہو جانا اس کتاب کے مقام ومرتبہ اور علماء کے قدر ومنزلت کی روشن دلیل ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں اختصار کے ساتھ شروحات کا تذکرہ ہے۔

1۔نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض

احمد شہاب الدین خفاجی نے مفصل ومطول شرح کا حق ادا کیا ہے۔

2۔المدد الفیاض

شیخ حسن عدوی حمزاوی نے مختصر شرح کی ہے۔

3۔ مزیل الخفا عن الفاظ الشفاء

تقی الدین احمد بن محمد بن حسن شمنی تمیمی داری حنفی کی تصنیف لطیف ہے[21]۔

4۔ المقتفی فی حل الفاظ الشفاء

برھان الدین ابراھیم بن محمد بن خلیل حلبی سبط ابن العجمی کی تالیف لطیف ہے۔

5۔ مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب کو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ﷺ سے مزین فرمایا حضرت سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس کتاب میں احادیث کی تخریج وتحقیق کی ہے۔

---

[17] Abu al-Faẓhal Qāẓhī ʻAyyāẓh bin Mūsā bin ʻAyyāẓh bin ʻAmr, Al-Shifāʼ bi Taʻrīf e ḥuqūq al-Mustafā (Mutan: ʻAbd al-Tawwāb Academy, S.N), 2:272.

[18] Qāẓhī ʻAyyāẓh, Al-Shifāʼ ,1:2.

[19] Qāẓhī ʻAyyāẓh, Al-Shifāʼ ,2:271.

[20] Sayyid Ghulām Muʻīn al-Dīn Naʻīmī, Naʻīm al-ʻAtā Fī Aḥādīth al-Mujtabā, 13.

[21] Mullā ʻAlī Qārī, Sharaḥ Al-Shifāʼ, 1:3.

6۔ شرح الشفاء

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے متوسط انداز میں شرح کی ہے۔ دو جلدوں میں (1428ھ۔2007ء) میں دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان سے بڑی آب و تاب سے شائع ہوئی ہے۔1336 صفحات پر مشتمل ہے۔ پیش نظر نسخہ طبعہ ثانیہ ہے۔ شرح کا آغاز یوں ہوتا ہے "الحمدللہ الذی انزل القرآن شفاء لما فی الصدور"[22]۔

تلفظِ عیاض:

عیاض کا تلفظ "عین کی زبر ہے یا زیر ہے۔ الشفاء بتعریف المصطفیٰ ﷺ میں پوری کتاب حرکات و سکنات کے ساتھ ہے اس میں "عیاض "کی عین پر زیر ہے[23]۔ ملا علی قاری کی کتاب "شرح شفاء "میں درج متن میں "عیاض" کی عین پر زبر ہے۔ مگر آپ علیہ الرحمۃ نے شرح "بکسر العین" کے ساتھ کی ہے۔ یعنی عین پر کسرہ (زیر) کی حرکت آتی ہے[24]۔

7۔ شرح شفاء للقاضی عیاض

شارح محمد دبجی (860ھ-974ھ) محمد بن محمد بن احمد دبجی عثمانی شافعی شمس الدین۔ آپ محدث، مؤرخ عروضی ہیں۔

8۔شارح ابن مرزوق تلمسانی:710ھ۔781ء

9۔ شرح شفاء

محمد بن احمد بن محمد بن مرزوق عجیسی آپ پر جلال فقیہہ، خطیب تلمسان، اور ابن خلدون نے آپکی تعریف کی ہے۔

آپکی "شرح شفاء "مگر پایہء تکمیل تک نہ پہنچی[25]۔

تراجم کتاب الشفاء:

کتاب الشفاء کے اردو میں بہت سارے تراجم دستیاب ہیں جو سیرت نگاری کے شرف سے مالا مال ہیں۔ چند تراجم کا تعارف اختصار و ایجاز کے ساتھ حاضر ہے۔

1۔ نعیم العطاء فی حدیث المجتبیٰ ﷺ

کتاب الشفاء کا یہ ترجمہ، غلام معین الدین بن صابر اللہ (1342ھ، 1923ء) نے بڑے فاضلانہ انداز اور ادبی رنگ میں کیا ہے۔ کتاب الشفاء میں وارد احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ انداز سادہ مگر فاضلانہ اور ادبی ہے۔ دو حصے ایک جلد میں مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور نے زرق برق انداز میں شائع کیا ہے۔ جلد اول کے صفحات 336 اور جلد دوم کے صفحات 320 ہیں۔ یہ ایڈیشن نہایت خوبصورت ہے۔ رنگین تصاویر متعلقہ کتاب نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کتاب کا ٹائیٹل پیج اور بیک پیج نہایت دیدہ زیب ہیں۔ ٹائیٹل پیج پر گنبدِ خضراء کتاب کے موضوع کی طرف بڑی شان و شوکت کے ساتھ غماز ہے۔ کتاب ھذا کے بیک ٹائیٹل پیج پر "شفاء شریف" سے متعلقہ بزرگوں کے اشعار باحوالہ درج ہیں۔ کتاب کی تخریج امام جلال الدین سیوطی کی کتاب " مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء "سے

---

22 Mullā ‘Alī Qārī, Sharaḥ Al-Shifā’, 1:4,9.

23 Qāḍhī ‘Ayyāḍh, Al-Shifā’ Muqadamah, 1:1.

24 Mullā ‘Alī Qārī, Sharaḥ Al-Shifā’, 1:9.

25 Mullā ‘Alī Qārī, Sharaḥ Al-Shifā’1:4.

کی گئی ہے۔ جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ، مکمل جملہ لکھا گیا ہے۔ مخفف پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ سنِ اشاعت 1424ھ۔2004ء ہے۔ مصنف ومترجم کے حالات موجود ہیں۔

2۔ دربار مصطفیٰ ﷺ کے حقوق وآداب

شفاء شریف کا ایک کامیاب ترجمہ ہے۔ مترجم حافظ سید احمد علی شاہ بٹالوی نے سلیس زبان میں ترجمانی کی ہے۔ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور نے 1422 سنہ ھ۔ بمطابق 2001ء میں اول اشاعت کی۔ صفحات کی تعداد 736 ہے۔ ٹائیٹل دیدہ زیب، کاغذ متوسط اور مصنف اور مترجم کے حالات کتاب کے شروع میں دیئے گئے ہیں۔ تقدیم حکیم موسیٰ امرتسری نے لکھی ہے۔

"کتاب الشفاء فی حقوق المصطفیٰ ﷺ " کشف الظنون میں ہے کہ کتاب کا نام" الشفاء فی تعریف حقوق مصطفیٰ"ہے تذکرۃ الحفاظ میں نام" کتاب الشفاء فی شرف المصطفیٰ ''ہے[26]۔ کتاب کے متن میں" الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ " نام ہے[27]۔ ملا علی قاری کی کتاب میں" الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ "ہی نام ہے[28]۔ یہ ترجمہ 1914 میں احمد علی شاہ نے لاہور میں کیا ہے۔

3۔ شمیم الریاض

الشفاء شریف کا ترجمہ شمیم الریاض کے نام محمد اسماعیل کاندھلوی نے کیا تھا۔ نذیر احمد جعفری نے بھی الشفاء شریف کا ترجمہ کیا ہے۔

داعیہء تالیف الشفاء:

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے دور حیات میں لوگوں میں قصور دیکھا گیا کہ وہ سرور کون ومکان ﷺ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا شکار ہوتے چلے جارہے ہیں اور آپ ﷺ کے واجب التعظیم مرتبت اور فضائل ومناقب کی معرفت سے غافل اور حقوق کی ادائیگی میں بالکل قاصر ہیں۔ اندریں حالات آپ سے اس بابت مجموعہ حقوق ومناقب کی تیاری اور تالیف کا مطالبہ شدت پکڑ گیا اور آپ نے یہ رفیع الشان کتاب تالیف فرمائی۔

> "فانک کررت علی السؤال فی مجموع یتضمن التعریف بقدر المصطفیٰ ﷺومایجب له من توقیر واکرام وما حکم من لم یوف واجب عظیم ذالک القدر او قصر فی حق مه الجلیل قلامة ظفر"۔

اسنادی حیثیت:

آپؒ نے اس کتاب کی اسنادی حیثیت میں بزرگوں اور اماموں کے اقوال جمع کر کے اس کی اسنادی حیثیت کو چار چاند لگادیئے ہیں۔

> "وان اجمع لک ما لاسلافنا وائمتنا فی ذالک من مقال "[29]

مشمولاتِ شفاء:

شفاء شریف 4اقسام پر مشتمل ہے:

---

[26] Sayyid Aḥmad ʻAlī Shāh Batālvī, Darbār e Mustafā ky Haqūq wa ādāb (Lahore: Farīd Book Stall, 2001 A.D), 3.

[27] Qāḍhī ʻAyyāḍh, Al-Shifā' 4:01.

[28] Mullā ʻAlī Qārī, Sharaḥ Al-Shifā', 1:3.

[29] Qāḍhī ʻAyyāḍh, Al-Shifā' ,1:03.

قسم اول

یہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ارشاداتِ ربانیہ کے بیان میں ہے جس میں خود اللہ جل جلالہ نے خود اپنے قول و فعل میں اپنے نبی ﷺ کی تعظیم توقیر کی ہے۔ باب اول میں بیان ہے کہ اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی ہے۔ اور اس بارگاہ میں آپ ﷺ کی قدر و منزلت کا اظہار ہے۔ باب اول دس فصلوں پر مشتمل ہے۔ باب دوم میں بیان ہے کہ اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کی پیدائش اور اخلاق کریمہ کے بارے میں مناقب بیان کئے ہیں اور آپ ﷺ میں تمام دینی و دنیاوی فضائل و مناقب جمع کر دیئے گئے ہیں۔ یہ باب 26 فصول پر مشتمل ہے۔ باب سوم میں وہ صحیح اور مشہور حدیثیں ہیں جن سے اللہ جل جلالہ، کی بارگاہ میں آپ ﷺ کی قدر و منزلت کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ کو دارین کے فضائل میں عطا کردہ خصوصیات کا ذکر جمیل ہے۔ باب سوم 15 فصول پر مشتمل ہے ۔ باب چہارم میں اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کے ہاتھ سے جو معجزات اور نشانیاں ظاہر فرمائیں اور جو خصوصی آپ ﷺ کو بزرگیاں عطاء فرمائیں، کا بیان ہے۔ باب چہارم 29 فصول پر مشتمل ہے۔

قسم دوم:

یہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقوق کا بیان ہے جنکی بجا آوری ہر کس و ناکس پر واجب ہے۔ باب اول میں بیان ہے کہ آپ ﷺ پر ایمان لانا فرض ہے اور آپ ﷺ کی اطاعت اور آپ ﷺ کی سنت کا اتباع لازم ہے۔ باب اول 4 فصول پر مشتمل ہے۔ باب دوم میں بیان ہے کہ آپ ﷺ کے حکم کی عظمت کی جائے اور آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر لازم ہے ۔ باب دوم 6 فصول پر مشتمل ہے۔ باب سوم میں بیان ہے کہ آپ ﷺ کی محبت لازم اور عقیدت ضروری ہے۔ باب سوم 5 فصول پر مشتمل ہے۔ باب چہارم میں آپ ﷺ پر صلوٰۃ سلام اور درود شریف پڑھنے کا کیا حکم ہے، کا بیان ہے۔ باب چہارم 9 فصول پر مشتمل ہے۔

قسم سوم:

اس میں بیان ہے کہ جو حضور ﷺ کے حق میں محال، جائز، اور ممنوع امور ہیں۔ اور وہ امورِ بشریہ جنکی نسبت آپ ﷺ کی طرف کرنا صحیح ہے اور یہ "قسم سوم" اللہ جل جلالہ، تمہیں عزت دے اس کتاب کا راز اور ان تمام ابواب کے پھلوں کا مغز ہے اور اس سے پہلے کی دونوں قسمیں دراصل ان (امور) کے لئے تمہید و دلائل کے مرتبہ میں ہے جو ہم اس قسم میں واضح و روشن نکات بیان کریں گے اور یہی قسم مابعد کیلئے بھی حاکم ہو گی اور اس کتاب کی تالیف و تصنیف کا اصل سبب و وعدہ بھی یہی قسم ہے جب ہم اس وعدہ کو پورا کریں گے تو ملعون دشمنوں کے سینے تنگ ہونگے اور مؤمن مخلص کا دل یقین و عرفان سے روشن ہو گا اور فضائے صدر اس سے گنجینہ ءانوار بنے گا اور ہوشمند دانا حضور سید عالم ﷺ کی قدر و منزلت کماحقہ بجالائے گا" اس میں دو باب ہیں:

باب اول میں بیان ہے جو امور دینیہ میں مخصوص ہیں اور عصمت رسول ﷺ کو خوب ثابت کیا گیا ہے۔ باب اول 16 فصول پر مشتمل ہے۔ باب دوم میں حضور ﷺ کی دنیوی حالات کا بیان ہے۔ یعنی بشریت کی کیفیت کی بناء پر جو امور واقع ہوتے رہے ہیں۔ باب دوم 8 فصول پر مشتمل ہے۔

قسم چہارم:

اس میں اُن احکام کی وجوہات کا بیان ہے جو (معاذاللہ) سب و تنقیص کر کے شان اعلیٰ مرتبت کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ قسم چہارم 3 ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں وہ امور ہیں جنکی نسبت سب و نقص ہیں خواہ وہ اشارتاً ہوں یا صراحتاً (نعوذ باللہ) باب

اول 9 فصول پر مشتمل ہے۔باب دوم میں آپ ﷺ کے شاتم، موذی، اور تنقیص کرنے والے کی سزا کا حکم ہے، اور اسکی توبہ قبول کرنے، نماز جنازہ پڑھنے، اور اسکی وراثت کا بیان ہے۔باب دوم 9 فصول پر مشتمل ہے۔باب سوم پر کتاب ختم ہے۔پہلے دو بابوں میں ذکر کردہ مسئلہ کا ضمیمہ اور تکملہ ہے۔اس شخص پر حکم لگایا گیا ہے۔جو اللہ جل جلالہ، رسل، ملائکہ، کتب الٰہیہ اور سید عالم ﷺ کی آل و اصحاب کو سب وشتم کرتا ہے۔یہ امور اختصار کے ساتھ 9 فصول پر مشتمل ہیں۔اس پر کتاب کے ابواب واقسام کا خاتمہ ہے۔باب سوم 9 فصول پر مشتمل ہے۔

اہل ایمان کی پیشانی ایمان سے پر انوار ہو گی۔مشکوک وشبہات کا ازالہ ہو گا ظن وتخمین کافور ہونگے۔مومنین کے سینے کو شفاء ہو گی اور حق ظاہر ہو گا۔بے وقوف ہٹ دہرم لائق تخاطب نہ ہے۔اللہ جل جلالہ سے مدد ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

خلاصہ کتاب بصورت خاکہ:

کتاب 4 اقسام پر مشتمل ہے جو 12 ابواب میں منقسم ہے اور 12 ابواب ذیلی 155 فصول میں منقسم ہیں۔

خصوصیات کتاب:

عشق میں ڈوبی تحریر:

افریقی سیرت نگاروں میں قاضی عیاض کا نام "کتاب الشفاء" کی بدولت سیرت کی بلندیوں تک جا پہنچا۔ قاضی صاحب نے رسولِ اکرم ﷺ کے اخلاق، معجزات، اور کرامات کو ایسے طریقے سے بیان کیا کہ انکی والہانہ عقیدت ومحبت نکھر کر سامنے آگئی ہے۔ایسی وارفتگی پہلے کسی کتاب میں نہ دیکھی گئی۔کتاب کا ایک ایک لفظ عشقِ رسالت مآب ﷺ کے بحرِ بے کنار میں غوطہ زن ہے۔عشق میں ڈوبی یہ تحریر اپنی مثال آپ ہے۔

اسلوب نگارش:

الشفاء کا اسلوب تحریر سادہ، سلیس اور رواں دواں ہے۔عربی زبان کی فصاحت وبلاغت کا سمندر موجزن ہونے کے ساتھ ساتھ معانی وحکمت کا ایک خاموش دریا بھی رواں دواں ہے۔ جسکی خاموش روانی کیفیت، محبت والفت اور وجدان کو تعظیم وتوقیر کے جذبات میں سموئے ہوئے جاری وساری ہے اور باعث دلکشی ہے۔

موجز ودلپذیر:

کتاب کی ایک نمایاں خوبی اس کتاب کا ایجاز واختصار اور دلپذیری ہے۔کتاب نہ تو اتنی معضل ومطول ہے کہ قاری کے لئیے طوالت باعث کبیدگی خاطر بنے اور نہ ہی کتاب اتنی مختصر ہے کہ اختصار کی وجہ سے مفاہیم ومطالب تک رسائی نہ ممکن نظر آئے۔کتاب کا ایجاز و اختصار اور دلپذیری "جوامع الکلم" کے چشمہءصافی سے فیض یاب ہے اور جوامع الکلم کی کرنیں اس کتاب کو اپنے انوار میں ضم کر چکی ہیں بسا اوقات معانی کا ایک سمندر موجزن ہو جاتا ہے

جامعیت ومعنویت:

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب کی ایک خوبی اور خصوصیت اسکی جامعیت ومعنویت ہے۔کتاب کا قاری متعلقہ موضوع پر کسی قسم کی کوئی تشنگی محسوس نہیں کرتا ہے۔کتاب نے سیرت وصورت کے تمام عنوانات کو سمو کر ایک گلشن بنا دیا ہے۔ جس کا ہر عنوان ایک گلدستہ کی صورت میں شافی اور باقی اور معنویت کی خوشبوئے دلآویز سے معمور ہے۔

تحریک عمل:

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کتاب الشفاء میں محبت رسول ﷺ کی علامات مختلفہ کا ذکر جمیل بھی کیا ہے محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ محبوب کی ہر محبوب شے سے محبت کی جائے اور ہر مبغوض شے سے بغض رکھا جائے یہی بات کامل ایمان اور سچے محب صادق کی ہے۔ اس انداز سے آپ کی یہ کتاب مستطاب قاری میں تحریک عمل کو پروان چڑھاتے ہوئے اتباع اور اطاعت رسول ﷺ کا درس دیتی ہے ۔

ماخذ و مرجع:

کتاب الشفاء کو حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے خلوص کے نتیجے میں یہ اعزاز حاصل ہے کہ سیرت نگاروں، محدثین اور مفسرین و محققین نے اس کتاب کو اپنے سر اور آنکھوں پر بٹھایا ہے۔ سیرت کی کوئی کتاب ایسی نہ ملے گی جس میں "الشفاء" کے حوالہ جات کوڈ نہ کیے گئے ہوں۔ میرے نزدیک صرف الشفاء کا مطالعہ خیر و برکت اور دارین کی سعادتوں کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔

مقصد تالیف:

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے نزدیک "الشفاء" کی تالیف کا مقصد ہے کہ سرور کون و مکاں ﷺ کی اللہ جل جلالہ کے ہاں جو قدر و منزلت ہے اسکو قلوب و اذہان میں بدرجہ اتم اجاگر کی جائے تاکہ تعظیم و توقیر میں کسی قسم کی کوتاہی دارین کی سعادتوں سے محرومی کا سبب نہ بنے۔ محبت رسول ﷺ کے چھلکتے ہوئے جام سے مست ہو کر غلبہ ء اسلام کے لیئے دیوانہ وار میدان عمل میں اتر کر ساری دنیا پر چھاجائیں اور اسے امن و آشتی کا گہوارہ بنادیں۔

معانی وحکمت کا بحر بے کنار:

الشفاء شریف "جہاں نابغہ ء روزگار شخصیات کے لیئے داد تحقیق کی تحسین حاصل کرتی ہے تو ساتھ ساتھ یہ کتاب معانی وحکمت کا ایک بے کنارا سمندر رہے۔ آپ علیہ الرحمۃ معانی وحکمت کا استنباط اس انداز سے کرتے ہیں کہ اندھیرا، ظن و تخمین اور پیچیدگیاں اجالا، جزم و یقین اور آسانیوں کی شاہراہ پر گامزن ہوناپڑتا ہے۔ کتاب رشد و ہدایت کا ایک منارہ نور ہے۔

مستند اور ماخذ:

عربی زبان میں یہ کتاب نہایت مستند اور ماخذ کے درجہ میں ہے۔ کتاب کے منصہ ء شہود پر آنے سے اب تک اھل سیر، محدثین اور مؤرخین کے لیئے یہ کتاب منظور نظر اور قبول صورت رہی ہے کیونکہ کتاب کے دلائل و براھین آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہیں اور رطب و یابس کی خاردار جھاڑیوں سے پاک ہیں۔ جن میں مستند، مستحکم، اور صحیح اقوال و افعال اور تقریرات کا ایک گلشن بسا ہوا ہے۔ جسکی مہک نے ایمان و یقین، تعظیم و توقیر، اور معرفت حقوق کے غنچے کھلا دیئے ہیں۔ علم و عرفان کے سمندر اور علم و فضل کے پہاڑ اس کتاب کو بطور حوالہ پیش کرتے ہیں۔

مصادر و مراجع:

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے اس رفیع المرتبت کتاب مستطاب کو قرآن و حدیث، اقوال اصحاب و تابعین، کتب شمائل و خصائل، سیر و مغازی، دلائل نبوت، تاریخ و انساب، اور تفسیر و تاریخ وغیرہ جیسے اہم مصادر و مراجع سے داد تحقیق دی ہے۔ مصادر و مراجع اتنے مستند اور مستحکم ہیں کہ مدت مدید گزرنے کے باوجود کوئی بھی اس کتاب پر انگشت نمائی کی جسارت نہ کرسکا۔ امت کے قبول کرنے کی وجہ سے اس کتاب کی اسنادی حیثیت میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ ہے۔

محل نظر روایت:

سیرت نگاروں نے "الشفاء" کو ایک مستند اور قابل اعتماد ماخذ کے طور پر اپنایا ہے۔ تاہم کمال الدین دمیری کے نزدیک، اس قابل اعتماد ماخذ میں مندرجہ ذیل روایت محل نظر ہے۔

"قاضی عیاض کی کتاب "الشفاء" لکھا ہے[30]۔ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ ایک دن باپ اور بیٹا ایک دستر خوان پر بیٹھے ہوئے حلوان (حمل) کا بھنا ہوا گوشت کھا رہے تھے اور آپ کے مکان سے ملا ہوا ایک یتیم بچہ کا مکان تھا۔ جب اسکو بھنے ہوئے گوشت کی خوشبو پہنچی تو اس کا دل بھی اس بھنے ہوئے گوشت کے لیئے چاہنے لگا مگر ناداری اور غربت کی وجہ سے وہ رونے لگا اور ساتھ ہی اس کی بڑھیا دادی بھی رونے لگی۔ لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام اس واقعہ سے بالکل لاعلم رہے۔ لہٰذا حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں مبتلاء کر دیئے گئے اور آپ علیہ السلام ان کے فراق میں اس قدر روئے کہ روتے روتے آپکی آنکھیں سفید ہو گئیں، پھر جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے یہ قاعدہ مقرر کر لیا کہ کھانا کھانے سے پہلے چھت پر چڑھ کر یہ آواز لگوایا کرتے تھے کہ جو کوئی بھوکا ہو یعقوب کے گھر آ کر کھانا کھالے اور جو روزہ سے ہو وہ روزہ افطار کر لے۔

اس روایت کے بارے میں علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ میں اس روایت کو درست نہیں سمجھتا اور میں حیرت زدہ ہوں کہ قاضی عیاض جیسے شخص نے اس واقعہ کو اپنی کتاب میں کیسے جگہ دی۔ حالانکہ یہ وہ معاملہ رزیلہ ہے جس سے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی براءت ضروری ہے۔ اور اس نے اس واقعہ کو اپنی کتاب میں صرف اس لیئے نقل کیا ہے تا کہ میں آگاہ کر دوں کہ اس واقعہ کو میں درست نہیں مانتا۔ اگرچہ طبرانی نے اپنی کتاب معجم الاوسط والصغیر میں حضرت انس کی طویل روایت بیان کی ہے۔ جس میں یہ بھی شامل ہے کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام جب کھانا کھانے کا قصد فرماتے تو آواز لگاتے کہ جو شخص کھانا کھانا چاہے وہ میرے ساتھ کھالے اور جب آپ روزہ رکھتے تو افطار کے وقت اعلان فرماتے کہ جو شخص روزہ دار ہو میرے ساتھ آ کر افطار کرے۔ اس روایت کو طبرانی نے اپنے شیخ محمد بن[31] احمد الباہلی البصری سے نقل کیا ہے جو کہ نہایت ضعیف راوی ہے۔ بیہقی نے بھی شعب الایمان میں اسی طرح اس روایت کو بائیسویں باب میں نقل کیا ہے"[32]

" قلت : وهٰذ الكلام لا اعتقد له صحة وقد عجبت من القاضى عياض رحمة الله عليه كيف ذكره فى كتابه والذى يجب تنزيها عن هٰذه الرذيلة ، وانما ذكرته لابنه على انه لا يعتقد صحته"[33]

---

[30] Qāḍhī 'Ayyāḍh, Al-Shifā' ,2:182.

[31] Abu al-Qāsim Sulemān bin Aḥmad Tabrānī, Al-Mu'ajam al-Saghī (Beirūt: Dār al-kutub al-'Ilmiyyah, 1434A.H), 601. Hadith No.857.

[32] Damīrī, Hayāt al-ḥaiwān, Mutarjam: 'Abd al-Rashīd Shujā' ābādī (Lahore: Maktabah Khalīl, 2011 A.D),

[33] Abu al-Baqā' Muḥammad bin Mūsā bin 'Alī Kamāl Shāfi'ī Damīrī, Hayāt al-ḥaiwān (Misr: Intishārāt Amīr Khusrū, S.N), 1:378.

حضرت کمال الدین دمیری نے مذکورہ روایت کی صحت کا انکار فرمایا ہے۔اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی نزھت اور تنزیہہ کو اس روایت سے ضروری گردانتے ہیں۔وجہ تنزیہہ نہ بتائی روایت کو ضعیف قرار دے دیا ہے۔

خلاصہء ابحاث:

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ اندلسی اور افریقی سیرت نگاروں میں ایک انفرادی اور امتیازی حیثیت کے حامل ہیں۔کتاب مستطاب " الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ "کتب سیرت میں ماخذ اور مرجع کا مقام و مرتبہ رکھتی ہے۔مابعد سیرت نگار کتاب ھٰذا سے کسی صورت میں بھی نہ بے نیاز رہے ہیں اور نہ رہ سکتے ہیں۔کتاب مستطاب کیف و سرور سے معمور ہے۔اور قاری میں جذبہء حب واطاعت رسول ﷺ پروان چڑھانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی ہے۔عصر حاضر کا تقاضا ہے کہ اس کتاب کو فروغ دینے سے محبت رسول ﷺ کے ضمن میں محبت و اخوت، صلح وآشتی، اور امن و سکون کے جذبات اجاگر ہونگے اور ہر جگہ امن و امان کا دَور دَورہ ہو گا۔کیونکہ کتاب شفاء بمعنیٰ صحت اور دواء ہے۔انسداد دہشت گردی اور فروغ امن کے لئے شفا "شفا"[34] ثابت ہو گی۔

[34] ‘Abd al-Awwal bin Karāmat ‘Alī bin Imām Bakhsh Jawnpurī, Al-Mantūq Li ma‘rifat al-Furūq (Lakhnaw: Matba‘ āsī, 1316 A.H), 32.